بفضل ستار العیوب خلاق

این کتاب تحفہ مسمّی بہ

رسالہ گوشت

باعانت ملا عبدالرشید قاسم صاحب قلندرآبادی

طبع شد در مطبع مسلمانی عبداللہ مشتاق

۱۲۸۵

فرمایا وہ تو اندھا ہی ہمکو دیکھتا نہین لیکن تم دو تو اندھے ہو کیا تم اسکو دیکھتے نہین اس حدیث
کے الفاظ یے ہین کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ میمونۃ
فاقبل ابن مکتوم وذلک بعد ان امرنا بالحجاب فدخل علینا فقال احتجبا
منہ فقلنا یا رسول اللہ الیس ھو اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا قال انا
عمیان انتما الستما تبصرانہ اور مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین ابوہریرہ سے
ایک حدیث مذکور ہی سو اُسمین ہی العینان زناھما النظر یعنے آنکھون کا زنا نامحرم
مردون پر نظر کرنا ہی ۔ ان آیتون اور حدیثون سے صاف ظاہر ہوا کہ عورت کو نامحرم مرد پر
نظر کرنا اور مرد کو نامحرم عورت پر نظر ڈالنا منع ہی عبرت لینے کی بات ہی کہ اس زمانے مین یہ
عادت پھیلی ہی کہ بھلے آدمیان اپنی عورتون کو بلند بلند جھاڑیون پر بٹھلا کر تماشا محرم کا
اور دوسرے تماشے بتلایا کرتے ہین جب مردان ایسے کام بھلے جانین ناقص العقل عورات
کیا برا جانینگے بلکہ شوق سے دیکھا کرینگے آخر مردون کو ان کام واسطے پوچھ ہوگی حدیث
کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عَنْ رَعِیَّتِہٖ یعنے ہر شخص تمھارے مین
نگہبان ہی اپنے علاقے والون کا اور تم سب کے سب اپنے علاقے دارون سے پوچھا جاوینگے ۔
بعضے بھلے آدمیون کے بھیس والے اپنی عورتون کو محرم کے تماشے واسطے کاریون مین بٹھلا کر کوچہ
وبازار مین تماشا دکھلاتے نامحرم مردون کے حسن وجمال سے انکو رجھاتے پھرتے ہین حقیقت
مین خود رسوا ہوتے اور انکی لیوتری کرواتے ہین اگر کوئی مومن اس بیحیائی کے کام سے
منع کیا اور ایسی چال کو غیرت اور حیا کا مقتضی نہین کہا تو جواب دیتے ہین کہ کیا مضایقہ
سرور عالم نے حضرت عائشہ صدیقہ کو حبشیون کا تماشا بتائے ہین جواب اسکا یہ ہی

کو سرورِ عالم نے تماشا حبشیون کا بتائے سو سچ ہے پر گوشتے کی آیت نازل ہونے کے اگے تھا
جیسا بعضے صحابہ شراب حرام ہونے کے اگے شراب پیئے ہین پھر اسکو سند کرکے اب کوئی
شراب پیا تو درّے شریعت کے کھاویگا اور اسکے سوائے اسوقت تماشا دیکھنے کے عمر حضرت
عایشہ رضہ کی سات اٹھ برس کی تھی کچھ جوان نہ تھے اور وہ کھیل جو حبشیون کا تھا سو وہ
معدود عبادت کا تھا شیطانی کھیل نہین تھا جیسا کہ عبدالحق دہلوی سفر السعادت کی
شرح مین لکھا ہے سو عبارت اسکی یہ ہے عادت حبشیہ ہست کہ بہ نیزہائے خود بازی میکنند
و گفتہ اند کہ بازی ایشان از وادی ساز جنگ ہست با اعداء دین و باین قصد از جملہ عبادات
و معادیہ آن گردد مثل تیر اندازی وغیرہ بازی سبازران روز عید این جملہ در صحن مسجد شریف
این عمل میکردند پس گفتہ کہ این حدیث دلالت دارد بر اباحت در ایام فرح و سرور مثل روز
عید و مانند آن انتہی پھر اس سے صاف معلوم ہوا کہ تمھارا تماشا دکھلانا اس صفت پر نہین
اور یہ تماشا محرم وغیرہ کا اس درجے پر نہین پھر سخت حرام نہ ہو تو کیا ہو کیونکہ جوان جوان
رنڈیون کو اور خوبصورت عورتون کو بدچلنون کا تماشا دکھلانا اور بیگانے مردون کی صورتین
بتلانا قرآن و حدیث سے حرام اور بد ہے اور اجنبی مردون کو دیکھنے کا حکم اگے ہی معلوم ہو چکا
گوشہ حقیقت مین نامحرم مردون سے اپنے کو چھپانے ہی کو کہتے ہین بلکہ جیسا نامحرم سے اپنے
کو چھپانا ہے ویسا ہی آپ بھی انکو دیکھنے سے باز رہنا ہے پھر تم اپنی عورتون کو چلون
اور چقون اور جھروکون سے نامحرم مردون کو جھنکایا کرتے ہو یا وے عورتون کے جھانکنے
پر راضی رہتے ہو سو کس دلیل سے ہے سو معلوم نہین بھلا ہم تم سے پوچھتے ہین کہ جب ہمکو
تمھاری عورتین جھانکا کرنا روا ہو تو پھر ہم بھی انکو دیکھ لینا جایز ہو کیونکہ جیسا مردون کو

نامحرم عورتوں پر نظر کرنا منع ہے ویسا ہی عورتوں کو نامحرم مردوں پر نظر کرنا منع ہے پھر آپ
ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم بھی تمہارے گھروں میں جھانکیں تو تم بھی راضی ہو جاؤ جیسا تم اپنی عورتیں
ہمکو جھانکنے سے راضی ہوتے ہو پھر جب ایسا ہو تو گوشہ پردہ کی حجت اٹھ جاتی ہے - پردہ اسی
واسطے تھا کہ نامحرموں کو وے دیکھنے نہ دیں جب اس طرح کی تقریر بعضے زن مرید سنتے ہیں تو کہتے
ہیں کہ حاجی صاحب مکے مدینے میں عورتاں برقعہ اوڑھی ہوئی نکلتے ہیں سو کیا نامحرم مردوں کی
شکل انکے نظر نہیں پڑتی پھر اگر ہماری عورتیں جھانکیں تو کیا قباحت ہے جواب اسکا یہ ہے
کہ مکے مدینے کی عورتیں برقع پہنی ہوئی جو نکلتی ہیں سو تماشا دیکھنے کے واسطے نہیں بلکہ عبادت
واسطے یا ضروری کام کے لئے ہے اور انہیں بھی جو اشراف بی بیاں ہیں وے بھی اپنی حاجتوں کے
لئے برقعہ پہنی ہوئی سر نیچے کئی نکلتی ہیں نہ تماشا بدعتوں کا دیکھنے اور نہ نامحرم پر نظر کرنے
اگر وے بدعتوں کا تماشا دیکھنے اور نامحرم پر نظر ڈالنے کے ارادے سے نکلتی ہوں تو وے بھی تمہارے
سر نیچے ہوئے کہو پھر اب کون سی دلیل سے عورتوں کو جھانکنا درست ہوا یہ بھی جاننا چاہئے
کہ اگر تم مکے مدینے کے لوگ کے روّیہ پر چلتے ہو تو تمہاری عورتوں کو بھی برقعہ اوڑھی ہوئی
مسجدوں کو اور وعظ کی مجلسوں کو کیوں نہیں بھیجتے اور مرد مر گئے پر دوسرے نکاح ثانی
کیوں نہیں کر دیتے اسکو تو ننگ جانتے ہو اسکو ننگ جاننا اور جھانکنے کو روا رکھنا واہ
کیا دینداری اور غیرت ہے غضب تو یہ ہے کہ اس شہر میں جہاں مسلمانوں کا حاکم ہے
امیروں کے یہاں ناچ کی مجلسوں میں چلونوں کا اہتمام ناچ راگ رنگ عورتوں کا دھوم دھام
کوئی تو جھروکے سے جھانکتی اور کوئی چلونوں سے نظر بازی کرتی کوئی پردہ اٹھا دیئے لگا کے
بیٹھی پھر تماشائیاں عجب طرح کا دونا لطف اٹھاتے ہیں ادھر کنچنیوں کا ناچ و سنگار اودھر

گھر والیون کا ساز و بہار کسی کا دیدہ پردے کی سوراخ سے نظر آتا کسیکا آدھا مکھڑا جھروکے سے دکھتا کسی کی نت چلونون سے تھرکتی کسی کی بلاق چق سے نظر پڑتی جب تماشا دیکھنے کے لیئے مردون عورتون مین جوڑ کیلا ہوتا ہے تو دو دو ہاتھ پردہ ڈھیلا جاتا ہے پھر تو عجب طرح کی کیفیت حضار مجلس کو حاصل ہوتی ہے جس بیحیائی ورسوائی کو ٹھکانہ نہین ہے یکایک جو اٹھا پردہ ہوا سے جھمکڑا ایک نظر آیا ادا سے فی الحقیقت دیکھو تو گھر والے تماشائیون کو کنچنیون کا ناچ نہین دکھلاتے بلکہ گھر والیان اپنا تماشا عالم کو بتاتے ہین

چھٹون کو جیسے پردہ پھاڑ عورات	نظر کرتے ہین مردون پر کے بد ذات
ہر اک سوراخ سے انکھین دکھین یون	کہ پھولا ہو کے نرگس کا چمن جون
دکھاوے اپنی اختر سی کوئی انکھ	کوئی مکھڑا دکھا اوے چاند سا جھانک
نظر آوے کسیکا ہاتھ رومالا	کسی کی نت دکھے جون مہ کا ہالا
کسی کو کوئی عہ بتلا کے بالا	کرے ہی عشق عالم کا دو بالا

بعضے زن مرید اپنی عورتون کو گھوڑ گاڑیون مین اور ڈولیون مین رتھون پر چڑھا کر ہر میلے ٹھیلے پھراتے ہین خصوصا بدوح شہید پیر پہلوان کے جلسون مین جب جاتے ہین پھر تو کیا پوچھنا چاہیے کہ گھوڑ گاڑیون کی چلونون سے اور ڈولیون رتھون کے پردون سے جھانک تانک ہوتی ہے اور رتھون کے پردون کو چھلنی سا سوراخ دار کر دیتے ہین تا تماشائیان تماشہ بینی چھوڑ کر اس ہفت کے چمن کے سیر مین لگین بلکہ اکثر عاشق مزاج السیی جگھون مین چست لباس پہن بن ٹھن کر پھرا کرتے ہین تا کوئی گاڑی والی اپنے کو دیکھے اور آپ بھی کسی جھانکنے والی کو اچھا لگے ادھر شوہدون کا دھوم اُدھر سے رنڈیون کا ہجوم ہر عورت

یہی چاہتی کہ مین اس مرد کے دل پر چڑھون اور ہر ایک مرد بھی یہی چاہتا کہ شاید مین اسکی نظر مین
کو اچھا لگون یہ سب دیوثی کا گناہ مردون کے نامہ اعمال مین لکھا جاتا ہے حدیث مین آیا
ہے کہ دیوث پر جنت حرام ہے اور اسیطرح جب وے عورتین باغون کے سیر کو نکلتی ہین تو
اپنی بے گوشگی کا کیا حال پوچھے کوئی تو لباس رنگ برنگ کوئی لال کوئی زرد کوئی گیندی گلابی
کوئی عباسی پہنی ہوئی نامحرمون کو اپنا سیر بتلایا کرتی اور بندون کے سامھنے بے تحاشا پھری
پھرتی اور انکو اپنا دودھ بھائی سمجھتی ہین اور جو انمین عمدہ ہین تو حویلیون پر چڑھ کر جھروکون
سے جھانکتی اور اپنی کو دکھاتی ہین ــ نہ مردون کو اسبات کی شرم نہ ان عورتون کو
حیا پھر شوہرون کو سنت مین دید ہے کہ وے عورتین باغ و بہار کے کنارے اور رستون
پر کھڑے ہوئی گھورتی ہین ــ گلزار کی بہار تو دیکھے ہزار بار ـ پر حسن کی بہار کچھ
اور ہی بہار ہے جب ماہ صفر کا آخر چہارشنبہ آتا ہے تو ایک تازہ گل کھلتا ہے کہ ہر
گلشن و گلزار انکے رنگ برنگ لباسون سے لال پیلا بن جاتا بھولے بچھڑے نئے پرانے یاران
شمع رؤون کی عاشق پروانہ وار اس روز جل بل رہتے ہین قیامت تو یہ ہے کہ اس روز
باغ کو جانا سنت ہی کہتے ہین اور اسی پر کئی واہی روایات بنا لاتے حالانکہ کسی کتاب
مین اس سیر کی سند نہین اور بعضے بڑے آدمی غریب بھی اپنی عورتون کو بیگانے مردون کا
آواز یعنے راگ سناتے کچھ شرماتے نہین جیسا نامحرم عورتون کا آواز مردون کو سننا منع
ہے ویسا ہی نامحرم مردون کا آواز عورتون کو سننا منع ہے جیسا آنکھ کا زنا نامحرم کو دیکھنا
ہی اسیطرح کان کا زنا نامحرم کا آواز خوش برغبت سننا ہے حضرت پیغمبر کے ساتھ ایک وقت ایک
قافلہ مکے سے مدینے کو جاتا تھا اور کئی اونٹ عورتون کے سواری کے بھی اسمین تھے ایک

شخص خوش آوازی سے کچھ شعر پڑھنے لگا تو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمائے
یا فلان رفقا بالقواریر یعنے ای شخص شیشون کے ساتھ نرمی کر عورتون کا دل
شیشے کے مانند نازک ہے جیسا شیشے کو ٹوٹ جانے کے اندیشے سے بچاتے اور نرمی کرتے ہین
ویسا ہی انکے دلکو بھی ایسی باتون سے بچایا چاہیے تا انکے پرہیزگاری کا شیشہ ٹوٹ نجاوے
جب حدیثون سے ثابت ہو چکا کہ نامحرم مرد و عورت باہمدیگر دیکھنا دکھانا سنا سنانا حرام اور
ممنوع ہے پھر تم کیون اپنی عورات سے ایسے حرام کامون پر راضی رہتے ہو گویا تم اُن سے
ایک یا دو قسم کا زنا کرواتے ہو پھر تم ایک طور کے قلتبان ہوے معاذ اللہ بھلا ہم تم سے
پوچھتے ہین کہ تمھاری عورتین جھانک جھونک کے نامحرم مردون کا سیر دیکھتے اور کبھو آپ
بھی اپنے تئین انکو بتلاتے وے مردان بھی انکیتئین دیکھ لیتے اور حظ نفس اٹھاتے تم ان
کامون پر راضی ہون تو دیوثی ہے کہ نہین گناہ بے مزہ اسیکا نام ہے **ع** بیحیا آپ غیر
پاوے مزا قلتبانی کا دیکھو لطف ذرا **ف** بعضی عورتین ایسی تقریر کرتے ہین کہ سب دلکے ساتھ
تعلق رکھتا ہے ہم جھانکین تو کیا ہمارا دل تو پاک ہے **جواب** اسکا یہ ہے کہ تم تو معصوم
نہین جو نفس اور شیطان کے دھوکے سے امن مین رہین ہر وقت شیطان قابو ڈھونڈتا رہتا ہے
کہ کسی طرح انسان کو فریب دیوے تم تو کیا بڑی بڑی شرفا عورتون سے بیعت لئے تو اسی بات پر
لئے کہ چوری نکرنا اور زنا سے بچے رہنا پھر ایسی بیعت لینا اشراف بی بیون سے کس لئے تھا اور گوشہ
کروانا حضرت سرور عالم کا حضرت ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما کو ابن ام مکتوم اندھے صحابی
سے کیا واسطے تھا حالانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان اشراف ہوتی ہوئین پرہیزگاری
اور خدا ترسی مین تمھارے سے کہین گئے ہین بڑھکر تھین اور ام المومنین کا خطاب ان پر صادق

اُٹھے ہوئے گوشے کا حکم کیوں فرمائے حالانکہ دل آدمی کا آدمی کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ
کے ید قدرت میں ہے پھر اسپر بھروسا کرنا مکر ہے شیطان کا مشکوٰۃ کے باب الایمان بالقدر میں انس بن
مالک سے یہ حدیث آئی ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب
القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ آمنا بک وبما جئت به فهل
تخاف علینا قال نعم ان قلوب بنی آدم بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبها کیف یشاء
یعنے انس کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل میرے
دین پر ثابت رکھ انس کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم ایمان لائے آپ پر اور جو کچھ آپ
خدا پاس سے لائے اسپر سو کیا آپ کو ہم دین سے پھر جانیکا ڈر ہے فرمایا ہاں کیونکہ دلان سب کے
ید قدرت کی دو انگلیوں میں ہے پھیرتا ہے جوں چاہتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ
نے سرور عالم کی بی بیوں کو گوشے پردیکا حکم فرمایا سو کیا وے پاک بی بیوں کے دلوں کا حال
خدا نہیں جانتا تھا جو باہر نکلنے اور بے گوشہ ہونے سے انکو منع فرمایا کیا تمہاری عصمت ان سے
بڑھ گئی جو کسیطرح کے قید کی حاجت نرہی بھلا ہم قبول کیئے کہ تم بدکام کرنے سے بچو گے لیکن آنکھ کا
زنا تو ہوتا ہے نامحرموں کو دیکھا کرنے سے - اور کان کا زنا ہوتا ہے نامحرم مردوں کا راگ سننے
سے بڑی نادر بات تو یہ ہے کہ جب کوئی نیک عورت ایسے کاموں سے اپنے کو بچا رکھے تو دوسری
عورتیں ایسی کاموں کی شوقیاں اس غریب بیچاریکا ٹھٹھا لے چلتے اور اسپر طعن کرتے اور کہتے کہ ہم
بدکار عورتیں ہیں جھانکتی ہیں تم نیک بی بی عصمت والی ہو مت جھانکو غرض ایسے معاملات
لکھتے ہیں - اب سب بی بیونکی خدمتمیں عرض ہے کہ تمہاری بھلائی واسطے میں نے یہ کچھ لکھا
خفا نہ ہو عبرت لو حیا کو کام فرماؤ اور اس خیرخواہ کے حقمیں دعائے خیر کرو ٥ تہمین کی بہرحق

ہم نے نصیحت دل اپنا ہم سے آزردہ کرو مت اگر دوگے جھڑک کر مجھکو گالی تمہاری دینداری پر
ہو حجت اگر ہم بات مانوگے ہماری رہیگی پھر تمہاری سالم عفت یہان نامحرمون سے انکھ موندو وہان
دیکھو خدا جنت کی نعمت اور اے مسلمان بھائیو یہ بھی جانیو کہ سرور انبیا علی نبینا و علیہم السلام عورتون
کو بے احتیاط بلند مہاریون پر رکھنے سے اور انکو لکھنا سکھانے سے منع فرمائے ہین حدیث مین
آیا ہے لاتسکنوھن الغرف ولا تعلموھن الکتابۃ یعنے مت رہنے دو اپنی عورتون
کو بلند مہاریون پر بے احتیاط اور مت سکھاؤ انکو لکھنا پھر جو مردان اپنی عورات کو اپنے
بیچھے نجبر ہو کے ہر چند بلند مہاریون پر بے احتیاط بٹھاتے ہین سو سخت بیجا کرتے ہین
الحاصل جھانکا جھونکی کرنے مین اور اجنبی مردون کا حسن و جمال دیکھنے مین کچھ نہ ہوا تو اتنا
تو ہو سکتا ہے کہ کبھو کسی عورت کا دل کسی مرد پر للچیے اور رغبت کرے کیونکہ شیطان جو
دشمن ہے مسلمانون کا رات دن سب کے ساتھ پھرتا ہے جب قابو پاتا ہے اپنا کام کرجاتا ہے —
مشہور ہے کہ عورتون کو مردون سے زیادہ شہوت ہے جب خوبصورت جوان عورت پر کسی مرد
جوان کی نظر پڑجاتی ہے تو خواہ مخواہ دل اسکا رغبت کریگا پھر جب جوان عورت کی نظر کسی
خوبصورت نوکیلے سجیلے طرحدار جوان پر جا پڑے تو البتہ اسکا دل بھی دوڑیگا اور جی للچیگا
اگرچہ مارے شرم کے بدکام مین پڑنے سے اپنے کو بچاوے اسواسطے غیرت مند مرد اپنی
عورتون کو جھانکا جھونکی سے منع کرتا ہے کسی دکھنی شاعر نے کیا خوب کہا ہے جھانکو
نہ ای سکھن یہ دل چتور ہوگا بیتی ہے ہاشمی کی عالم مین شور ہوگا اور بعضے بے عقل زن
مرید کہا کرتے ہین کہ ہماری عورات اشراف بی بیان ہین انکی چال چلن ہمکو معلوم ہے جنکو اپنی
عورتون سے بدگمانی ہووے ایسا کیا کرین ہمکو ہماری عورتون سے خاطرجمعی ہے اور دوسرے

بیوقوف انکے اسطرح کے کہنے پر آفرین کہتے اور بولتے واہ واہ صاحب تم نے تو خوب جواب دیا
اور معترض کو شرمندہ کیا سبحان اللہ اگر ان احمقون کو دم اور سینگھ ہوتی تو انکی حیوانیت مین کچھ شک
نہ رہتا سواے آدمی صورت حیوان سیرت ہو مین تو اسکا جواب دندان شکن اگے ہی لکھ چکا ہون پھر اب
افادے واسطے اعادہ کرتا ہون کہ تمہاری بی بیان شرافت اور عصمت مین سرور عالم کے بی بیون
اور بیٹیون سے بڑھ گئین جو انکو حاجت گوشے پردے کی ہوئی سرور عالم اندھے کے سامنے انے سے انکو
منع کیئے اور تمہاری عورتون کو حاجت گوشے پردے کی نہ رہی واہ کیا ایمان داری ہے اور دوسری
بات یہ ہے کہ یہ جواب تمہارا ہو بہو چیتے کارون کے جواب سے ملتا ہے جب کسی مسلمان نے ان پر اعتراض
کیا کہ تمہارے ہین کیا برا رسم ہے جو عورتون کو باہر نکالتے ہو۔ تو وے نصرانی کہے کہ ہماری عورتین
عصمت والی ہین اور بد نظری سے محفوظ تم مسلمانون کو اپنی عورتون کے عصمت و عفت کا بھروسا نہین اسلیے
ان بیچاریون کو اپنے گوشے پردے مین رکھا کرتے ہو جب بات تمہاری انکی بات سے ملتی ہوئی تو تمکو
جواب دینا لایق نہین اب یہ بھی جاننا چاہیے کہ بعضے شریر بی بیون سے یقین ہے کہ اس بیان کو
سنتے ہی چھنکینگے کہ ایو بہن وہ کون منڈی کاٹا ہے جو اشراف بی بیون کی مسخری کیا کوئی کسیکی
دیکھو بوا وہ کون ملتی ملاہی جو ہم نجیب بی بیون کی شکایت اور ٹھٹھا لے چلا ایسی باتون اور
گالیون سے ہمارا کچھ نقصان نہین بلکہ تمہاری گالیان تمہین کو ہون ۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ تیسیر والی
عورتون کو سفر حج کا نامحرم کے ساتھ روا نہین ہے پھر دوسرا سفر کب روا ہوگا ایک لوگ عجب
سادہ مزاج ہین جو کہتے ہین کہ اشراف بی بیون کو نامحرم اشراف مردون کے ساتھ سفر مین رہا
کیئے تو کیا مضائقہ کیونکہ جو اشراف عالی خاندان ہوا کرتے ہین سو غیر کے جورو بیٹی کو بہن سمجھتے
اور اشراف بی بیان بھی نامحرم مرد کو اپنا بھائی بیٹا باپ چچا جانتے پھر اس صورت مین انکے ساتھ

سنو کئے تو **جواب** اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اسکا حبیب رحیم وکریم صلی اللہ
علیہ وسلم تو اس بات کو حرام کہے تم اسکو اپنے پر حلال جانے بھلا کہین حاکم علی الاطلاق جل شانہ یا اسکے رسول برحق
نے کہین فرمائے ہین کہ کم ذاتون سے سفر مین گوشہ پردہ چاہیے اصل اشراف ہون تو ان سے گوشہ نہین بلکہ
حضرت نے تو صاف فرما چکے کہ سفر حضر مین نامحرمون سے گوشہ ضروری ہے کم ذات ہووین یا اشراف اور یہ بھی جاننا چاہیے
کہ کوئی مرد کسی عورت کو مان بہن کہے یا کوئی عورت کسی مرد کو باپ بیٹا یا بھائی کہے تو حقیقت مین کہنا
نا تھا نہین ہو جاتا اگر ہو جاتا ہے تو کوئی مرد کسی عورت کو کہا کہ تو میری جورو ہے یا کوئی عورت کہے کہ فلانا
شخص میرا مرد ہے تو یہ کہنا بھی نا تھا ہوا حقیقت مین کوئی کسیکا نہ مرد ہوگا نہ جورو مگر جو خدا و رسول
کے فرمودہ سے ہون سو ہون کیا تم نہین جانتے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم زید کو بیٹا کر کے پالے تھے اور
لوگ بھی اسکو حضرت کا بیٹا کہا کرتے تھے باوجود اسکے زید آنحضرت کا بیٹا نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ منہ بولے
بیٹے کو اعتبار نہ کرنے کے واسطے یہ آیت فرمایا **مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ** یعنے محمد
باپ نہین کسیکا تم مردون سے اور فرمایا **مَا جَعَلَ اَدْعِیَاءَکُمْ اَبْنَاءَکُمْ** یعنے نہین ٹھہرایا تمہارے لئے
تمہارے منہ بولے بالک کو بیٹے پھر تو جب سے زید کو زید بن حارثہ کہنے لگے اور ہر منہ بولا بیٹا جو آگے اُترنے اس آیت
کے اپنے پالنے والے باپ سے منسوب ہوتا تھا بعد اُترنے اسکے اپنے جنے باپ سے منسوب ہونے لگا اور یہ بھی
جاننا چاہیے کہ ازواج مطہرات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ جل شانہ کے فرمودہ سے مسلمانون
کی مائیان ہین تسپر انکو گوشے پردے کا حکم کیا سو فرمایا **اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ**
وَّرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِکُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ یعنے جب مانگتے ہو آنحضرت کی بی بیون سے کچھ چیز کام
کی تو مانگ لو پردے کے باہر سے اسمین خوب ستھرائی ہے دلون کو تمہارے اور انکے دلون کو جب مالک حقیقی
ان بی بیون کو مسلمانون کی مائیان ہوتے تسپر گوشے کا حکم کیا کیونکہ جنی مان نہین تھین پھر دوسرے کے کہنے

سے بیٹا پنا بھائی پنا ماں بنا بہن بنا کیونکر ثابت ہوگا اور حضرت صلعم نے ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ
عنہما کو اندھے صحابی سے گوشہ ہونے کو فرمائے سو آگے معلوم ہو چکا پھر نامحرم عورتوں کو اشراف لوگ
ماں بہن سمجھتے ہیں کر کے انکے سامھنے نکلنا اور انکے ساتھ سفر کرنے کو روا رکھنا ابلیس کے مکروں سے ایک
مکر ہے اور نادر بات یہ ہے کہ جسمیں بڑی بے شرمی ہے کہ کسی کی نئی شادی ہوئی پر نامحرم اقربا کو
بلوا کر دلہن کو لباس و زیور سے آراستہ انکے روبرو لاتے فقط اسی پر بس نہ کر کے معذور دلہن کی
سونڈھی اٹھا اٹھا کر ایک ایک غیر محرم مرد کو دکھلاتے جیسا کسی بیچنے کی چیز کو دکھلاتے ہیں اور یہ
دلہن بھی اس کام سے راضی ہوتے نعوذ باللہ منہا یہ بڑی بے حیائی کا کام ہے لوگوں میں اسکی رسم و عادت
ہو جانے کے سبب اسکی برائی نظر میں نہیں آتی اگر عقل کو نزدیک لا کے دیکھو تو صاف اسکی برائی معلوم
ہو جاویگی اسیطرح اگر کوئی سگا دور بستی سے آجاوے تو غیر محرم قرابت دار عورات بہن اور دھر کر اسکے
آگے آتی ہیں اور جھک جھک کر پاؤں پر انکے ہاتھ ملتی ہیں بعضے عطر ملکر تیب تاب سے اکڑ سکڑ کر گلے
لگتے نعوذ باللہ منہا کیا نہیں تو عورت کو عطر لگانے سے منع کئے ہیں کیونکہ بو اس کی دور تک
پھنچتی ہے تو غیر محرم مردوں کو للچاتی ہے جب گلے ملو تو پھر کیا پوچھے مگر عورتوں کو رنگدار خوشبو جیسی صندل
ارگجا چکسا وغیرہ روا ہے مردوں کو روا نہیں یعنے بدن پر چھاپ کر دکھانا نا روا خوشبو لینا روا ہے کبھی
جانیے کہ اللہ جلشانہ عورتوں کے آداب قرآن میں فرمایا قل للمؤمنات یغضضن من ابصارهن و یحفظن
فروجهن ولا یبدین زینتهن الا ما ظهر منها ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن ولا یبدین زینتهن
الا لبعولتهن او آبائهن او آباء بعولتهن او ابنائهن او ابناء بعولتهن او اخوانهن او بنی
اخواتهن او نسائهن او ما ملکت ایمانهن او التابعین غیر اولی الاربة من الرجال او الطفل
الذین لم یظهروا علی عورات النساء ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن وتوبوا

الی اللہ جمیعا یعنی کہدے ایمان والیون کو کہ بچی رکھین اپنی انکھین اور تھامی رہین اپنی
ستر اور نہ دکھاوین اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہو اس سے اور اوڑھی رہین اپنے گریبان پر
اور نہ بتلاوین اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کو یا اپنے باپ کو یا سسر یا بیٹے کو یا اپنے خاوند کے
بیٹے کے اگے یا اپنے بھائی بھتیجون کے اگے یا اپنی عورات کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے اگے جیسے غلام
بے شہوت اور باندیون کے یا اگے ان لڑکون کے جنکو عورتون کے بھید معلوم نہون اور نہ مارین
پاؤن ایسا زمین کر جس کی دھمک سے اپنا سنگار معلوم ہو جو چھپاتے ہو تم اور توبہ کرو تم اللہ جلشانہٗ
کے پاس سب مل کے ای ایمان والو شاید تم بھلائی پاؤ یہ بھی جانئے کہ شرافت کے سبب سے نیک گمانی کرکے نامحرمون
کے سامھنے نکلنا یا نکالنا روا ہوتا تو بڑے بڑے صحابی اور اہل بیت جو اتفاقی تشرفا تھے اور سارے
بزرگان دین کے آپسمین نیک گمان رکھ لیتے غیر محرمون کے روبرو نکلتے یا نکالا کرتے پھر جب وے بزرگ ہین
نیک گمانی کے سبب کوئی کسیکی روبرو نہ نکلے نہ نکلوائے پس ہم بدکارونمین جو روز و شب صغیرہ کبیرہ
گناہون مین غرق ہین نیک گمانی سے غیر محرمون کے روبرو کیونکر نکلین اور نکلوائین کیا تم نہین سنے جو
حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیر کی بی بی پر جو اللہ جل شانہ کے فرمودے سب مسلمانون کی
مان ہین ایکبار سفر مین اتفاقاً ایک غیر محرم شتربان اور حضرت عایشہ صدیقہ رض دونو لشکر کے
پیچھے رہگئے تھے سو کیسا بہتان اٹھا تھا اور اللہ عالم الغیب کیطرف سے وحی نہ آئی تلک انکی پاکی ثابت
نہو سکی پھر دوسری بی بیون کا کیا حساب جو غیرون کے روبرو بے تحاشا نکلا کرین اور سفر حضر مین انکے
ساتھ رہا کرین تو بھی بہتان نہ اوٹھے اور کسطرح کسی کو باپ بھائی بیٹا کہنے سے بہتانون سے بچے کیونکہ
بحضرت عایشہ رض پروردگار انکو مسلمانون کی مان بنایا ہی تو بھی اسوقت بہتان سے نہ بچے پھر تمہارا
تو تھا لگانا کب کام آویگا اگر تم پاک بی بی ہو اور تم پر بہتان نہ اٹھے پھر تم کسطرح پاک ہوگے کیونکہ وحی

اترنا موقوف ہی پس لازم یہ بات ہی کہ ایسی چال چلن سے دور رہنا اور نامحرمون کے ساتھ سفر
جانے اور اُنکے روبرو بے ضرورت نکلنے سے بچنا آیندہ ضرور ہو اور یہ بھی جان رکھو کہ آزاد عورتون
پر فرض ہی کہ اپنے سر کے بالون کو اور سینے پیٹ پیٹھ اور ہاتھون اور منھ کو غیر محرم مردون کی نظر سے
چھپاوین اگرچہ وے مردان نیک نظر پرہیزگار رہین یا بدنظر بدکار اب کی بی بیان عجب شوخ فراخ نکلی
ہین کہ نامحرمون کے روبرو نکلتے ہوئے سر کھلے بھی رہتے بلکہ کبھو دامنی سینے سے یا پیٹھ یا پیٹ سے
سرکتی ہی کبھی لہنگا پندری یا زانو سے بلکہ ران تلک بھی ہوا ہو جاتا ہی تو بھی بے تحاشا کھلے مو کھلے
پھرتے نہ شرماتے نہ حیا کرتے اور بعضے نادان بے حجاب عورات نام کو کپترا پہنتی ہین ایسا باریک کہ
جس سے تن بدن نظر پرتا ہی حدیثون مین عورت کو باریک کپترا پہنے سے جس سے بدن نظر آوے منع فرما
ہین جیسا ابوداؤد کی حدیث مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ اسما
بنت ابوبکر صدیق ایک روز سرور عالم کے روبرو باریک کپترا اورھی ہوئی آئی سو آنحضرت نے اس سے
منھ پھیر لیئے اور فرمائے ای اسما جب عورت جوان ہووے اسکو لائق نہین کہ دکھاوے اپنے بدن
سوائے منھ اور ہتھیلیون کے اور حدیث مین امام مالک کے ہی کہ عبدالرحمان بن ابوبکر کی لرکی باریک
دامنی اورھی ہوئی تھی سو حضرت عائشہ نے اسکو چاک کر دئے اور ایک موتی دامنی اُرھا دی اور ایک
حدیث مین مسلم کی آیا ہی کہ فرمائے ونساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات رؤسھن کاسنمۃ
والبخت المائلۃ لایدخلن الجنۃ یعنے وے عورتین جو کپترا پہنی ہین تسپر ننگی ہین یعنے ایسا باریک
کپترا پہنے ہین کہ جس سے بدن نظر آتا ہی یا اس ڈھب پر پہنتے ہین کہ جسمین ستر نہین ڈھپتا جیسا
دامنی اورھی پر سر کھلا رہے یا بازو یا پہلو یا پیٹ یا پیٹھ یا سر کے بال کھلے رہین اور سرون پر ان عورتون
کے جورا بالون کا رہے جیسے اونت کی پیٹھ پر کوہان سو ایسی عورتین خواہش رکھنے والی غیر کی اور خواہش

دلانے والی غیروں کو سو دخل ہوگی جنت میں ای بی بیو اس بیان کو جو بطور پر لکھا ہوں سو تمہاری
بھلائی واسطے ہی اور غیرت دلانے تم میرے پر غصہ نہ ہو تمہارے باپ بھائی کو اور فرزند و خاوند کو تمہارے
پر ترس نہ آیا نہ غیرت اسواسطے تمہارے ایسے کاموں پر راضی رہے اور انکا ان مجھے بھی کچھ ضرور نہ تھا
پر غیرت اسلامی نے تمہارا دل دکھایا برا نہ مانو عورتوں پر رونا یکطرف بعضے بھلے آدمی کی صورت والی
ایسے بےحیا بن گئے کہ کچھ بولا نہیں جاتا وے بھی ایسے تنگ و چست گرگیان سر والان پہنے
پھرتے ہیں کہ جنسے نمونہ قبل و دبر کا موتی موتی جو تڑیں اور ران پنڈریاں خصیے باہر نکل پڑے ہم
صاف نظر آتے نہ خالق سے ڈرتے نہ خلق سے شرماتے کپڑا ستر واسطے ہی نہ کہ خصیہ چوتڑیں کپڑوں میں
لپیٹ لپیٹ کر لوگوں کو دکھلانے اگر ایسا ہی تلانا منظور ہو تو کپڑے نکال کر پھینک دینا تھا غرض
ایسی تنگ و چست سر والین خصیہ نکا پہنے ہوئے ماں بہن کے روبرو چلنا پھرنا نہایت بےحیائی ہے
بی بیوں کو بھی لازم ہی ایسے بےحیا لباس والوں کو گھر میں نہ آنے دیں اگرچہ قرابت دار ہو خدا کو نفرت ہے

ابیات اجی بی بیو گوشہ پردہ کرو نظر پھیر لو پاک پردہ کرو ستر چادر عصمت کی اوڑھی
رہو حیا سے پرت اپنی جو تری رہو کرو بی حجابی کا بدنام نام بے ایمان ہی مت رکھو اس سے کام
رو بے حجابی کا تم عیب فاش بدی پاک دامن کی اسکو تلاش وہ بے شرمی باندیکا خانہ خراب
لبھوت رکھو اسکا تم آب و تاب رسول خدا پوچھے ای فاطمہ طفیل انکے ہو خیر پر خاتمہ
بھلی جیتیں عورت کہے ہی کون بات سو فرمائے خیر النسا پاکذات وہ اپنے کو غیروں سے بالکل چھپائے
بگانوں کی نہ آب بھی نا بجھائے اگر فاطمہ کی ہو تم باندیاں
کرو اس نصیحت پہ قربان جان

تمت

۳۳۳۱۰